تقویم ہجری اور ایک علمی مکتوب

میں آپ کی اس رائے سے متفق ہوں کہ تقویم ہجری کے اختیار کرنے کی صورت میں جن دقتوں اور پریشانیوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے وہ سب محض تخلیق واہمہ ہیں۔ ایک بار جب ہجری تقویم کو اختیار کر لیا جائے گا تو اوہام کے یہ بادل سب کے سب چھٹ جائیں گے۔ یہ صحیح ہے کہ رویت ہلال کی یقینی تاریخ متعین نہیں ہو سکتی۔ لیکن رویت ہلال تقریبات مذہبی کے لئے ضروری ہے۔ عام حسابی ضرورت کے لئے تو ہر ماہ رویت ہلال کی عملی ضرورت نہیں ہے۔ یہ سب کچھ حسابی طریقہ پر متعین کیا جا سکتا ہے۔ رہا عملاً اور واقعتہً رویت ہلال کا ہونا تو اس کے لئے ہر جگہ مقامی رویت کو عبادات کے لئے مستند قرار دیا جا سکتا ہے۔ جہاں تک خالص حسابی سال کا تعلق ہے شمسی سال کی پوری مدت بھی برابر برابر کے بارہ حصوں پر اسی طرح ناقابل تقسیم ہے جیسے قمری سال کی مدت شمسی سال کو اس سلسلہ میں ذرہ برابر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے۔

اسلام ایک آفاقی مذہب ہے۔ تمام مقامات اور تمام زمانوں کے لئے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ مکہ مکرمہ کی اذان صبح کے مطابق انڈونیشیا میں نماز صبح ادا کی جاتے۔ ہاں مقامی عبادت حج مکہ مکرمہ کے افق کے مطابق ہی ادا ہو گی۔ یہ کوئی نقص نہیں ہے

جس وقت ویٹی کن میں کرسمس کا گھنٹہ بجتا ہے۔ اس سے تقریباً ۱۱ گھنٹے قبل ہی جزیرہ سخالین میں کرسمس کی عبادت ہو چکی ہوتی ہے۔ اور جس وقت بنارس میں بسنت پنچمی کا اعلان ہوتا ہے۔ ٹھیک اسی وقت ماریشس میں نہیں ہوتا۔

اس بات کو ہجری تقویم کے سلسلہ میں پیش کرنا صحیح طرز عمل نہیں ہے۔ ؎

دست فطرت نے کیا ہے جن گریبانوں کو چاک
منطقی بحثوں کی سوزن سے نہیں ہوتے رفو

مخلص
(مولانا) عبدالقدوس ہاشمی

(فکر و نظر)